نظریات

خدا کا نام لے کر خدا کی نافرمانی، رسول کا کلمہ پڑھ کر رسول کی تعلیمات سے استہزاء، قرآن کو آنکھوں سے لگانے اور ہونٹوں سے چومنے کے بعد اسی کے احکامات سے انحراف، اسلام کا نعرہ لگا کر اسی کی رسوائی کے سامان —— قوم کا مزاج کچھ عجیب سا ہو گیا ہے —— تضادات کا یہ سلسلہ بہت دور تک چلا گیا ہے لیکن ہمیں اس کا احساس نہیں ——!

صبح صبح ریڈیو سے تلاوتِ کلامِ پاک ہوتی ہے، اس کا ترجمہ سنایا جاتا ہے —— بعد میں اسی ریڈیو سے سارا دن فلمی گانے نشر ہوتے ہیں —— یہ مبارک ابتداء اور یہ بیہودگی —— اللہ اللہ! ریڈیو پاکستان قرآن بھی سناتا ہے اور فلمی گانے بھی! —— یہی حال ٹیلیویژن کا ہے —— سنا ہے بعض فلموں کی ابتداء بھی "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" اور قرآنی آیات سے ہوتی ہے —— فلموں کی نمائش کے افتتاح کے لئے جمعہ کا مبارک دن مخصوص ہے —— اخبارات میں ان کے افتتاح کی "خوشخبری" کے اشتہار میں ان شاء اللہ بھی درج ہوتا ہے —— اکثر و بیشتر کسی گندی نالی میں اخبار کا کوئی تراشہ نظر پڑتا ہے، نیچے کسی نیم برہنہ ڈانسر کی حیا سوز تصویر ہوتی ہے اور اوپر "ان شاء اللہ" —— اللہ کا عظیم نام —— دکھائی دیتا ہے —— اس تراشہ کو دھو کر محفوظ کیا جائے، جلایا جائے، دیوار کے کسی سوراخ میں رکھ دیا جائے یا وہیں پڑا رہنے دیا جائے —— کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اس سلسلہ میں آپ کی ذمہ داری کیا ہے؟ —— ذرائع ابلاغ کے یہ کارپرداز آخر کس کو بیوقوف بنانا چاہتے ہیں؟ —— یہ اللہ رب العزت کو فریب دینا چاہتے ہیں یا ایماندار لوگوں کو —— یا یہ خود ہی فریب خوردہ ہیں؟ —— بہر حال اس کا

انہیں ہوش نہیں اور جب ہوش آئے گا تو ہوش ہی جاتے رہیں گے ——!

اخبارات کا پہلا صفحہ اگر "رسول اللہ کی مبارک تعلیمات" سے پُر ہوتا ہے تو پشت پر فلمی اشتہارات، ننگی تصویریں اور گناہ آلود تحریریں —— اور تیسرے صفحہ پر کسی مضمون میں اصلاحِ اعمال کی دعوت —— اور ساتھ ہی یہ رونا کہ ہم تضادات کا شکار ہیں، اسلام سے کوسوں دور —— بے عمل یا بدعمل ہو چکے ہیں! —— یہ پورا اخبار —— جس ایڈیٹر کا یہ انتخاب ہے —— جس ذہن کی یہ تخلیق ہے —— اسے کیا کہا جائے —— کیا نام دیا جائے؟ —— کیا اس نے کبھی یہ سوچا ہے کہ جو کاروبار وہ کر رہا ہے، اس کا سود و زیاں کیا ہے؟ —— دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ——!

اکثر بسوں اور ٹرکوں پر یہ آیت درج ہوتی ہے:

"سبحان الذی سخر لنا ھٰذا وما کنا لہٗ مقرنین"

اور نیچے "یا علی، یا فاطمہ، یا حسن، یا حسین" —— "موتیوں والی سچی سرکار" درج ہوتا ہے —— کیا اس بس یا ٹرک کی حفاظت اکیلے خدا کے بس کا روگ نہیں جو ان سب کو بھی تعاون کیلئے پکارا جا رہا ہے؟ —— "ولا تدعوا مع اللہ احداً" کی خلاف ورزی سب سے عظیم جرم ہے —— کیا اس جرم کا نوٹس بھی کبھی کسی نے لیا ہے؟

ڈرائیور کی سیٹ کے عین اوپر "چلنے سے پہلے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لے شاید یہ تیری زندگی کا آخری سفر ہو" لکھا ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی جیجنر یا ریڈیو کا سوئچ، جو ہمیشہ "آن" ہی رہتا ہے جس کے باعث پورے سفر کے دوران وہ طوفانِ بدتمیزی بپا رہتا ہے کہ الامان والحفیظ! —— گناہوں کی معافی مانگنے کا یہ انداز آج تک ہماری سمجھ میں نہیں آیا ——!

کسی ہوٹل کا جائزہ لیجئے، یا تو فحش اور تہذیب سے گرا ہوا مذاق سننے میں آئیگا یا مسلمانوں کی معاشرتی حالت پر تند و تلخ تنقید! —— ان نقاد حضرات کو اگر آپ قریب سے جانتے ہیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہیں —— پیشاب کرنے کے بعد ہاتھ بھی دھوئے جاتے ہیں، اس کا انہیں علم ہی نہیں —— نماز پڑھنے کی توفیق پوری زندگی میں شاید ہی کبھی انہیں ہوئی ہو! —— ہم مسلمان ہیں، پاکستان کے باسی ہیں، لیکن نمازیوں کیلئے سب سے زیادہ پریشان کن مسئلہ ریڈیو اور ٹی وی کی آوازیں ہیں جو نماز میں بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑتیں —— نماز پڑھنے والے بھی مسلمان ہیں اور ریڈیو بجانے والے بھی مسلمان کہلاتے ہیں —— قرآن مجید میں ہے کہ نماز کے وقت کفار تالیاں پیٹتے اور سیٹیاں بجاتے تھے —— اب یہی کام آج کا مسلمان انجام دے رہا ہے ——!

بزرگوں سے عقیدت کا اظہار اس لئے کیا جاتا ہے کہ وہ نیک لوگ تھے، اللہ کی عبادت کرتے تھے، دنیا سے دور اور دنیاوی عیش و عشرت سے نفور تھے ـــــ دیندار، اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنے والے تھے ـــ لیکن آج ان سے عقیدت کا رنگ کیا ہے ؛ ـــــ عرس اور میلے کاروبار کا اڈہ ہیں ـــ کاروبار بھی کیسا ؛ جس میں حلال و حرام کی کوئی تمیز نہیں ـــــ تھیٹر، سینما اور طوائفوں کے مجرے اب ان میلوں کا لازمہ ہیں۔ جبکہ صاحبِ قبر نے، جس کی عقیدت میں یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے، ساری زندگی ان خرافات کا منہ تک نہیں دیکھا بلکہ لوگوں کو ان سے دور رہنے کی نصیحت کی ہے۔ لیکن اب انہی کی محبت، انہی سے عقیدت کی آڑ میں انہی کی تعلیمات کا مذاق اڑایا جا رہا ہے ـــــ درحقیقت یہ خواہشِ نفس کی اتباع اور شیطان کی پیروی ہے ـــــ افسوس، لوگ اندھے اور بہرے ہو کر جہنم کے مہیب غار کی طرف تیزی سے دوڑتے چلے جا رہے ہیں ـــــ ام علیٰ قلوب اقفالھا ـــ !

ـــــ آج کا مسلمان کلمہ پڑھتا ہے، لیکن شراب پیتا ہے، جؤا کھیلتا ہے، زنا کرتا ہے، جھوٹ بولتا ہے، گالیاں بکتا ہے، بے نماز، بے روزہ ہے، شرک کا مرتکب ہوتا ہے، بدعات میں مبتلا ہے ـ کم تولتا ہے، بے ایمانی اور بددیانتی کا کاروبار کرتا ہے ـــ غیر مسلم اسلام کی تعلیمات سے متاثر ہو کر اسے قریب سے دیکھنا چاہتے ہیں ـــــ اسے آزمانا چاہتے ہیں لیکن مسلمانوں کے کرتوت دیکھ کر نفرت سے دور بھاگتے ہیں ـــــ قرونِ اولیٰ میں اسلام کی ترویج و اشاعت میں مسلمان کی تلوار کی نسبت مسلمان کے اخلاق و کردار کا حصہ نمایاں تھا ـــ اس بنا پر وہ لوگوں کو اپنا گرویدہ بناتا اور اس طرح تبلیغی فریضہ سرانجام دیتا تھا۔ لیکن آج کا مسلمان غیر مذاہب کے ماننے والوں کو گویا یہ تاثر دیتا ہے کہ ہمارے اخلاق و اعمال پر نظر ڈالو ـــ اگر یہ تمہاری نظر میں پسندیدہ ہیں تو ہمارا دین بھی یقیناً بہتر ہو گا اور اگر یہ تمہارے نزدیک قابلِ نفرت ہیں تو ہمارا دین بھی (خاکم بدہن) ایسا ہی ہو گا، لہٰذا اس کے قریب بھی نہ پھٹکنا ـــ کیا کبھی اس نہج پر بھی کسی نے سوچا ہے ؟ ـــــ الغرض :

ع سینہ ہمہ داغدار شد پنبہ کجا کجا نہم

قرآن مجید میں ہے :

"تکاد السمٰوٰت یتفطرن منہ و تنشق الارض و تخر الجبال ھدا"۔

"قریب ہے آسمان پھٹ پڑیں، زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر جائیں!

دورِ حاضرہ کا مسلمان اپنی بدعملی کی بنا پر ایسی ہی تباہی کو دعوت دیتا نظر آتا ہے ـــــ !

اسلام میں ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ لیکن کچھ لوگوں کی حیثیت ایسی ہے کہ اپنے علاوہ دوسروں کے بارے میں بھی ان سے پوچھا جائیگا —— اور یہ ہیں ارباب اقتدار! —— موجودہ حکومت اگرچہ اسلامی نظام کو رواج دینے میں مخلص معلوم ہوتی ہے لیکن محض اخلاص سے کام نہیں چلیگا، اس کا ثبوت بھی اسے دینا ہوگا —— یہ تسلیم کہ اسلامی نظام کا اجراء چند گھنٹوں کی بات نہیں۔ لیکن اگر بسوں کے کرایہ میں اضافہ کا فیصلہ دس تاریخ کو ہو کر گیارہ تاریخ کو نئی شرح کے تحت، یہ اضافہ شدہ کرایہ وصول کیا جا سکتا ہے تو ایک سال سے زیادہ کے عرصہ میں عریاں اور فحش قسم کے بورڈ اور پوسٹر۔ چوراہوں، دیواروں اور سینما کی عمارتوں پر سے کیوں نہیں اتارے جا سکتے؟ —— آخر بسوں میں ریکارڈنگ پر پابندی —— یا اگر یہ قانون پاس ہو ہی چکا ہے تو اس پر عمل درآمد کیلئے کتنی مدت درکار ہے؟ —— غلیظ اور حیا سوز فلموں کی لعنت سے آج تک کیوں چھٹکارا حاصل نہیں کیا جا سکا؟ —— ناجائز منافع خوری کے رجحان پر سال بھر میں ایک فیصد بھی کیوں قابو نہیں پایا جا سکا؟ —— ریڈیو اور ٹیلیویژن کو اخلاق کا درس آج تک کیوں نہیں دیا جا سکا؟ کم از کم نمازوں کے اوقات میں ہی فلمی گانوں پر اگر پابندی لگا دی جائے تو اس میں کون سا امر مانع ہے؟ —— سرکاری دفاتر میں اقامتِ صلوٰۃ کے فیصلے میں آخر کون سی مشکل درپیش ہے؟ —— چوری اور ڈاکہ زنی کی وارداتیں پہلے سے بھی بڑھ گئی ہیں، ان پر کنٹرول کیوں نہیں کیا جا سکا؟ —— کم از کم انہیں پہلی پوزیشن پر تو برقرار رکھا جا سکتا تھا! —— آخر قاتل کو قتل کرنے، چور کے ہاتھ کاٹنے، زانی کو سنگسار کرنے اور شرابی کو درّے لگانے میں کون سا عذر مانع ہے؟ —— کیا قاتل کو معلوم نہیں کہ اس کی سزا قتل ہے؟ —— قتل کی قرآنی سزا قاتل بھی جانتا ہے، صرف موجودہ قانون اس سزا کے نفاذ میں حائل ہے! —— کیا پاکستان میں غریب لوگ بھوک اور پیاس سے مغلوب ہو کر چوری کرتے ہیں؟ —— کیا زانی اور شرابی اس لئے قابلِ معافی ہیں کہ پاکستان میں ابھی تک اسلامی تعزیرات کا اجراء نہیں ہو سکا؟ —— تو یہ مشکل تو صرف ایک اعلان سے چند گھنٹوں میں رفع کی جا سکتی ہے! —— آخر کیا وجہ ہے کہ عدلیہ کو غیر اسلامی قوانین کو اسلامی قوانین کے مطابق ڈھالنے کا جو اختیار دیا گیا تھا اس سلسلہ میں کچھ بھی پیش رفت آج تک نہیں ہو سکی! —— اور اگر ہوئی ہے تو عوام آج تک اس سے بے خبر کیوں ہیں —— ؟

—— انارکلی بازار کو اگر خوانچہ فروشوں سے چند گھنٹوں میں خالی کرایا جا سکتا ہے تو اسی بازار کو بے پردہ گھومنے والی عورتوں سے چند مہینوں میں خالی کیوں نہیں کرایا جا سکا؟ —— میلے ٹھیلے، ان میں سینما بینی، رقص و سرود اور دیگر بیہودگیوں پر پابندی کیلئے کم از کم کتنی مدت درکار ہے؟ —— اخبارات کو فلمی اشتہارات

چھاپنے اور رسالوں، ڈائجسٹوں کو فحش تصاویر کی اشاعت سے روکنے کیلئے کم از کم کتنا عرصہ چاہیے ——— موجودہ حکومت اس بات سے بے خبر نہیں ہوگی کہ اس کے زمانۂ اقتدار میں جتنے قتل ہوئے ہیں، چوری اور ڈاکہ زنی کی جتنی وارداتیں ہوئی ہیں، جتنے اغوا ہوئے ہیں — عفت وعصمت کے جو دامن تار تار ہوئے ہیں — خدا، رسول اور قرآن کی جتنی نافرمانیاں ہوئی ہیں —— ان حرکتوں کے مرتکب ہونے والے افراد کے علاوہ خود حکومت بھی ان کی ذمہ دار ہے کہ اسی لئے تو اقتدار کو پھولوں کی سیج نہیں، کانٹوں کا بستر کہا جاتا ہے —— ہاں اگر حکومت اسلامی نظام کے جلد از جلد اجراء کیلئے حتی المقدور ہر ممکن کوشش کرتی اور اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی تمام تر مساعی بروئے کار لاتی ہے تو اس کا ثواب بھی یقیناً اسی کے پلڑے میں جائیگا! —— بہرحال حکومت، علماء اور عوام، سب کیلئے ضروری ہے اپنے فرائض کو پہچانیں اور یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اگر آج نہیں تو کل خدا کے حضور بہرحال انہیں اپنے اعمال کے سلسلہ میں جوابدہ ہونا پڑے گا —— ورنہ خدا کا یہ اصول تو اٹل ہے ہی کہ:

"ان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم"!

اگر تم پھر جاؤ تو اللہ تمہاری بجائے کسی اور قوم سے اپنے دین کی خدمت لیگا اور پھر:

ع تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں!

——— وما علینا الا البلاغ ——— !

(اکرام اللہ ساجد)

بقیہ ص ۱۲ سے آگے:

.... نہ ہمیں عبادت کا گوشہ تلاش کرنا ہوگا اور نہ ہی ویرانوں میں زندگی بسر کرنا ہوگی۔ اگر انسان کو دنیا میں اس لئے بھیجا گیا ہے کہ وہ گوشہ نشینی میں اپنی زندگی برباد کرے تو ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ انسانی زندگی کا کیا مقصد ہے؛ یہ صرف اسلام نے بتایا ہے کہ اسلام اس کارگہ حیات میں رہ کر قدرت کی ہر چیز سے فائدہ اٹھانے مگر ساتھ ہی اپنے پروردگار اور اس کی مخلوق کو نہ بھولے۔

میں نے جب سے اسلام قبول کیا ہے، انتہائی سکون محسوس کر رہا ہوں، میری دنیا بھی درست ہو گئی ہے اور میری عاقبت بھی!

(بشکریہ "ترجمان" دہلی)